صفحہ 29 تا 32 اعلیٰحضرت علیہ الرحمۃ کا فتویٰ
صفحہ 22 مولانا غلام دستگیر قصوری کی تصدیق

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اذا جاء نصر اللہ والفتح ورأیت الناس یدخلون فی دین اللہ افواجا

الحمد للہ والمنۃ کہ جو جامع منقول و معقول مولانا عبد العزیز صاحب خلف الرشید مولانا مولا الکل مولوی عبد القادر مرحوم لدہیانوی نے علی محمد متوطن بمبئی کے جواب مین ارشاد فرمایا تھا کہ ہنود سے معاملہ کرنا و کانگرس مین شریک ہونا بشرط عدم نقصان دین جائز ہے لیکن سید احمد نیچری کی ایسوسی ایشن مین ملنا بالکل حرام ہے اور اوسکی مدد کرنی بیشک گناہ ہے - اوس مضمون کو برادر کلان مولانا موصوف یعنی ماہر علوم نقلیہ و عقلیہ مولانا مولوی محمد صاحب مفتی لدہیانہ نے مدلل طور پر تجدید فرما کر اسکا نام

نصرۃ الابرار

رکھا اب وہ فتوی مواہیر علماء

لدہیانہ و جالندہر و ہوشیارپور و کپورتھلہ و امرتسر و ترجھتر و گجرات و جمون و فیروزپور و قصور و ملتان و پاکپٹن و سنگرور و انبالہ و سہارنپور و دیوبند و گنگوہ و مظفرنگر و دہلی و رامپور و بریلی و مرادآباد و مدینہ منورہ و بغداد شریف وغیرہ وغیرہ سے مزین ہوکر بصحت تمام

مطبع صحافی لاہور ایچسن گنج مین چھپا

مولوی محمد صاحب و مولوی عبد اللہ صاحب و مولوی عبد العزیز صاحب کے جواب
فتوی سابقہ مصرہ این خاکسار سے بتر ہے معاذ اللہ نعوذ باللہ من شرور انفسنا و من
سیئات اعمالنا۔ تفسیق و تکفیر جناب موصوفین کی چہ معنی دارد۔ ہر سہ مولوی
صاحبان موصوف فضل الہی سے گوہر درج شریعت و اختر برج ہدایت ہیں اونکی
سعی و ایراد اور کوشش نے فرقہ ناجیہ اہل سنت و الجماعت کے گلشن کو اس
قطعہ مختصر لدھیانہ اور اوس کے مضافات میں رونق افزا و تر و تازہ و گل و لالہ
کر رکھا ہے اور مخالفین فرقہ ہاے مثل غیر مقلدین وغیرہ کے غنچہ دل اون کی
ہیبت تقریر سے پژمردہ ہے۔ بمقابلہ اس سعی کے اون صاحبان کو آفتاب و مہتاب
کہا جاوے تو اوس کی تصدیق میں کچھ شک و شبہہ نہیں۔ ادام اللہ برکاتہم
حررہ احقر العباد غلام محمد۔ مدرس کرنال نزیل لدھیانہ۔

اسماے اراکین انجمن انوار محمدیہ امرتسر جو اس معذرت میں شامل ہیں۔

مولوی غلام رسول صدر انجمن۔ مولوی غلام مصطفی صاحب مولوی عبد العزیز
صاحب۔ غلام احمد صاحب وزیر انجمن۔ غلام محی الدین صاحب عبد اللہ
پیر صاحب۔ غلام محی الدین صاحب بیگ۔ رسول بابا صاحب۔ غلام نبی
صاحب قادری۔ فیض محمد صاحب۔ حاجی غلام محی الدین صاحب۔ غنی شاہ
صاحب۔ احمد خان صاحب۔ حیدر شاہ صاحب۔ احمد شاہ صاحب عزیز بابا صاحب
عبد الرحمن صاحب۔ شہاب الدین۔ محمد شاہ۔ عبد اللہ۔ عبد السلام۔ حیدر شاہ
حاجیون۔ احمد شاہ۔ احمد اللہ۔ احسن اللہ۔ پیر غلام مصطفے۔ رسول شاہ۔ ابو عبید
اللہ احمد۔ غلام محی الدین۔ غلام محمد۔ مہدی شیخ۔ حافظ علم الدین۔ حافظ حامد شاہ
عبد الصمد شیخ۔ امیر الدین مدرس۔ عبد الکبیر۔ حضور اللہ۔ میاں غنی بخش۔
نظام الدین امام مسجد۔ حافظ کریم بخش۔ مجلس [illegible]

ربنا افتح بیننا و بین قومنا بالحق و انت خیر الفاتحین

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بعد الحمد و الصلوۃ علی محمد شوطن بنبی حال وارد لدھیانہ مولانا مولوی محمد صاحب مفتی لدھیانہ
کی خدمت بابرکت میں عرض پرداز ہے کہ جو مولوی عبد العزیز صاحب عالم بے ریائے
بے بہرہ وعظ میرے سوالات کے جوابات میں ارشاد فرمایا تھا بطور استفتاء تحریرا
مطابق ہوا۔

سوال اول

سلطنت انگلشیہ جس میں ہمکو اپنے امور دینیہ پر عمل کرنے سے روک نہیں بہتر ہے۔ یا
حکومت روس جو حکومت متعصب اور دشمن قدیمی سلطان روم کی ہے۔

جواب

اللھم ارنا الحق حقا و الباطل باطلا۔ سلطنت انگلشیہ بہتر ہے کیونکہ سرکار وقت دولت
مثل روس کے متعصب نہیں اور سلطان الروم جو ایک بڑا بادشاہ قوی اقتدار اہل
اسلام خادم حرمین شریفین اور حافظ بیت المقدس و کربلاے معلے کا ہے اور سرکار
دولتمدار میں برخلاف روس کے اتحاد قایم چلا آتا ہے۔ اگر بالفرض والتقدیر سرکاری
عملداری مملکت روس وغیرہ سے بتر بھی ہو جاوے تب بھی رعایا اہل اسلام کو شرعا
حرام ہے کہ سرکار کے برخلاف روس یا سلطان روم وغیرہ سے درپردہ رابطہ و اتحاد
پیدا کرے بلکہ جو مسلمان سرکاری عملداری میں چند روز کے واسطے وارد ہوا اوس کو
بھی مخالفت سرکار کی شرعا حرام ہے۔ کما قال فی الہدایۃ۔ اذا دخل المسلم
دار الحرب تاجرا فلا یحل له ان یتعرض لشیء من اموالهم ولا من دمائهم
لانه ضمن ان لا یتعرض لهم بالاستیمان فالتعرض بعد ذلك یكون غدرا والغدر

حرام - یعنے جو سود اگرچہ طور پر مسلمان حکومت کفار مین داخل ہوا اوس کو
مخالفت کرنی شرعاً حرام ہے - پس جب تاجر کو جو عارضی طور پر واسطے چند روز کے
رعایا مین داخل ہوا ہے مخالفت درست نہین تو رعایا اصلی کو علم مخالفت کا بلند
کرنا شرعاً کب درست ہو سکتا ہے اسی طرح شاہ عبدالعزیز صاحب محدث دہلوی
نے درباب حکومت سکھون کے فتوی دیا ہے وہو ہذا - مال سکھان و ہنود بفریب
دغا گرفتن کسے را کہ در آن ملک سکونت دارد یا نوکر ایشاں است درست نیست از تحفہ
عبد البیت انتہی واللہ اعلم وعلمہ اتم

سوال دوم

ہنود کے ساتھ معاملات دنیاوی مین شریک ہونا درست ہے یا نہین -

جواب

اللہم ارنا الحق حقا والباطل باطلا - معاملات دنیاوی مین اہل اسلام کو یہود
اور نصاریٰ اور ہنود وغیرہ سے شریک ہونا درست - قال فی الہدایۃ - ہدایہ
ان النبی علیہ السلام اشتری من یہودی طعاما و رهنه بہا درعه
یعنے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی زرہ یہودی کے پاس گرو رکھکر غلہ خرید ا -
قال اللہ تعالیٰ - یطعمون الطعام علی حبہ مسکینا و یتیما و اسیرا - مفسرین
نے بیچ تفسیر بیان کیا ہے کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ یک دفعہ یہودی کا کام کرکے غلہ
لائے جب اسکو واسطے اپنے کھانے کے تیار کیا مسکین یتیم اسیر یکے بعد دیگرے سائل
ہوکر آئے تب آیت مذکورہ اون کے شان مین اوتری - اور جب ملک خیبر فتح ہوا - ہدایہ
ان النبی علیہ السلام عامل اہل خیبر علی نصف ما یخرج من ثمر او زرع کذا فی
الہدایۃ - یعنے معاملہ کیا رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ساتھ یہود خیبر کے
اوپر نصف پیداوار کی میوہ اور غلہ کے قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

تصدقوا علی اہل الادیان کلہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
غریبون کو خدا واسطے دیا کرو ہندو ہون یا مسلمان - اسی طرح بیشمار معاملات کا ذکر
کتب دینیہ مین موجود ہے کہان تک لکھا جاوے حتیٰ کہ نکاح کرنا مسلمان کو ساتھ
نصرانیہ اور یہودیہ عورت کے خداتعالیٰ نے حلال کردیا ہے - قال اللہ تعالیٰ
والمحصنات من الذین اوتوا الکتاب من قبلکم - یعنی اہل کتاب کی بیبی نیک
چلن سے نکاح کرنا درست ہے اگرچہ وہ اپنے دین عیسائی یا موسائی پر قائم رہے
اگر کوئی اعتراض کرے کہ معاملہ کرنے سے محبت پیدا ہوتی ہے اور محبت یہود و نصاریٰ
وغیرہ کفار سے درست نہین جیسا کہ خداتعالیٰ فرماتا ہے - یا ایہا الذین امنوا لا
تتخذوا الکافرین اولیاء من دون المومنین - اے مسلمانون نہ پکڑو
کافرون کو دوست سوا مسلمانون کے تو جواب اوس کا یہ ہے کہ معاملات دنیاوی کا
منع ہونا اس آیت سے بالکل ثابت نہین ہوتا ورنہ معاملات مذکورۃ الصدر خصوصاً
نکاح عورت کتابیہ سے جو مقتضی کمال یگانگت کا ہے کیون خداتعالیٰ جائز اور حلال
قرار دیتا بلکہ مطلب اس آیت کا یون سمجھنا چاہئے کہ کفار کے ساتھ ایسا اتحاد پیدا کرنا
جس سے دین کو نقصان عائد ہو درست نہین - جیسا کہ خدا جل جلالہ نے اس آیت
کے بعد دوسری آیت مین فرمایا ہے وقد نزل علیکم فی الکتاب ان اذا
سمعتم آیات اللہ یکفر بہا و یستہزا بہا فلا تقعدوا معہم حتی یخوضوا فی
حدیث غیرہ انکم اذا مثلہم - یعنے تحقیق اوتارا اوپر تمہارے بیچ قرآن کے
یہ کہ جب سنو تم کہ کفر کیا جاوے اور مسخری ہو ساتھ آیات قرآنی کے پس نہ بیٹھو تم
ساتھ اون کے یہانتک کہ وہ گفتگو کرین کسی اور بات مین پس تحقیق تم اوسوقت
مانند اون کے ہوگے - غرض جس مجلس مین اہانت دین اسلام کی کیجاوے وہان مسلمانون کو
ہرگز چپکے ہوکر بیٹھ رہنا درست نہین اسی طرح جو معاملہ دینی نقصان کو مستلزم ہو اُس

بھی کنارہ کشی کیجاوے اسواسطے خدا تعالی نے مسلمان عورت کا نکاح مرد یہودی یا
نصرانی سے جائز نہین فرمایا کیونکہ عورتین بسبب نقصان عقل ہونے کے شوہرون
کی محبت مین اپنے دین کو تباہ کر دیتی ہین ویرہ کرین گی بخلاف مرد کے کہ وہ عورت
کی محبت مین بسبب کامل العقل ہونے کے یکایک دین کو تباہ نہین کرتا بلکہ زوجہ
اپنی کو اپنی طرف متوجہ کرکے متدین بنا لیتا ہے ۔

خلاصہ جواب کا یہ ہے کہ موالات اور احسان کرنا اون کافرون سے منع ہے جو مسلمانون
کے بالفعل دشمن ہین اور جو کافر ایسے نہین اون کے ساتھ ملاپ رکھنا درست ہے
قال اللہ تعالی لا ینھاکم اللہ عن الذین لم یقاتلوکم فی الدین ولم یخرجوکم
من دیارکم ان تبروھم تکرموھم وتحسنوا الیھم قولا وفعلا و
تقسطوا الیھم ان اللہ یحب المقسطین انما ینھاکم اللہ عن الذین
قاتلوکم فی الدین واخرجوکم من دیارکم وظاھروا علی اخراجکم
ان تولوھم ھو بدل من الذین قاتلوکم والمعنی لا ینھاکم عن
مبرۃ ھولاء وانما ینھاکم عن تولی ھولاء ومن یتولھم منکم
فاولئک ھم الظالمون حیث وضعوا التولی غیر موضعہ انتھی ما
فی المدارک قال البیضاوی فی تفسیرہ قال ابن عباس نزلت فی خزاعۃ
کانوا قد صالحوا النبی صلی اللہ علیہ وسلم علی ان لا یقاتلوہ ولا یعینوا
علیہ احدا فرخص اللہ فی برھم انتھی قال فی تفسیر النیشاپوری
بالجملۃ کون المومن موالیا للکافر یحتمل وجوھا منھا المعاشرۃ
الجمیلۃ فی الدنیا وذلک غیر ممنوع ومنھا المعونۃ والمظاھرۃ
لقرابتہ وصداقتہ قبل الاسلام وھو منھی عنہ [illegible] ان
یجر الی استحسان طریقہ والرضا بدینہ انتھی ملخصا وفی تفسیر

الیان ولما نزل لا تتخذوا ترک المومنون برا لکل ولا اقساط الیھم
لان ذلک نوع موالاۃ فاشار عز وجل الی ان النہی بقدر العداوۃ
فقال لا ینھاکم اللہ عن الذین لم یبالغوکم فی العداوۃ اذ لم یقاتلوکم
متعرضین فی عداوۃ الدین ولم یفعلوا بکم ما یقاربہ اذ لم
یخرجوکم من دیارکم من ان تبروھم ای تحسنوا الیھم
وتقسطوا الیھم ای تقضوا الیھم بالعدل فھذا القدر من
الموالات غیر منھی عنہ فی حقھم بل مامور بہ ان اللہ یحب
المقسطین وانما نھی عن موالاتھم القلبیۃ ثم قال انما ینھاکم
اللہ عن الموالات من کل وجہ فی حق الذین بالغوا فی عداوتکم
من اجل الدین اذ قاتلوکم فی الدین واخرجوکم من دیارکم ان
قدروا بانفسھم وظاھروا علی اخراجکم ان لم یقدروا ان
تولوھم ولو بالبر والاقساط الیھم ومن یتولھم بوجہ من الوجوہ
فاولئک وان کانوا بارین من ساداتھم مقسطین الیھم ھم
الظالمون بوضع الموالات فی موضع العداوۃ انتھی بلفظہ
واللہ اعلم وعلمہ اتم ۔

سوال سوم

ایک جماعت قومی مسمی بہ نیشنل کانگریس جو ہندو اور مسلمان وغیرہ ملک کے
ہند کے واسطے رفع تکالیف وطلب منافع دنیاوی چند سال سے قایم ہوئی ہے
اور اون کا اصل اصول یہ ہے کہ بحث اون ہین امور مین ہو جو کل جماعتہای ہندوستان
موثر ہون اور ایسے امر کی بحث سے گریز کی جاوے جو کسی ملت یا مذہب کو مضر ہو
یا خلاف سرکار ہو تو ایسی جماعت مین شریک ہونا درست ہے یا نہین

جواب

اللهم ارنا الحق حقا وارنا الباطل باطلا۔ جب معاملات دنیاوی مین شریک
ہونا ہنود سے بموجب آیات اور حدیث مذکورہ بجواب دوم درست ہوا تو اس مجلس
مین شریک ہونا کیونکر منع ہو جیسا کہ بازار جانا جہان اکثر دوکاندار اہل ہنود ہون
واسطے کاروبار دنیا کے شرعاً منع نہین ہے۔ اسی طرح نیشنل کانگریس مین شریک
ہونا مباح ہے البتہ جس مجلس مین اہانت دین ہو اوس مین ہرگز اوسوقت شامل
نہو۔ قال اللہ تعالی ۔ وَإِذَا رَأَيْتَ الَّذِينَ يَخُوضُونَ فِي آيَاتِنَا فَأَعْرِضْ
عَنْهُمْ حَتَّى يَخُوضُوا فِي حَدِيثٍ غَيْرِهِ ۔ اور جب دیکھو تو اون لوگون کو جھگڑتے
مین بیچ آیات ہماری کے پس مونہہ پھیر لے اون سے یہانتک کہ بحث کرین
بیچ بات کے سوا اوس کے۔ یعنی کفار کی مجلس مین صرف وقت اہانت کرنے
دین کے شامل ہونا منع ہے باقی اوقات مین حرام نہین چونکہ اصول اور قواعد
کانگریس کے جہانتک دیکھے گئے مضر اسلام اور موجب عدم ترقی اہل اسلام نہین
ہین پس اس مین شامل ہونا بموجب آیات مذکورہ کے درست ہوا پس جو فتوے
نجدیون نے یا اون کے چیلون نے واسطے دہوکا دہی عوام کے اور بر منع ہونے
اس مجلس کے شائع کئے ہین باطل اور مردود ہین ۔ جاء الحق وزهق الباطل
ان الباطل کان زهوقا ۔ واللہ اعلم وعلمہ اتم ۔

سوال چہارم

سید احمد خان نیچری نے جو ایک جماعت ایسوسی ایشن قایم کی ہے اور لوگون کو
بذریعہ اعلان مطبوعہ ۱۰ اگست سنہ ۱۸۸۸ء یون ترغیب دے رہا ہے کہ میری
جماعت مین بڑے بڑے ہندو ذی وجاہت مثل راجہ بنارس وغیرہ جو کانگریس کے
برخلاف مین شامل ہین ہر شخص جو داخل ہو پانچ پانچ روپیہ چندہ ماہواری میرے نام

علیگڈہ یا بنارس مین راجہ صاحب کے نام روانہ کیا کرے وغیرہ وغیرہ اور اونکی
مدد کے واسطے جابجا ایسوسی ایشنین انجمن اسلامیہ کے نام سے لوگون نے
شہرون مین قایم کی ہین جو شخص اون کے ساتھ اتفاق کرنے سے برخلاف معلوم
ہوتا ہے اوس کے ساتھ طرح طرح کا فساد اور فتنہ برپا کرکے اوسکو جبراً ملانا چاہتے
ہین آیا ایسی جماعتین مسلمانون کو شامل ہونا اور اون کی مدد کرنا شرعاً درست ہے
یا نہین اور نیچری لوگ بدخواہ اسلام ہین یا نہین ۔

جواب

اللھم ارنا الحق حقا وارنا الباطل باطلا ۔ اس شخص کی اعانت کرنی اور اوس سے
علاقہ اور رابطہ پیدا کرنا ہرگز درست نہین اصل مین یہ شخص شاگرد مولوی نذیر حسین
وہابی بنگالی دہلوی غیر مقلد کا ہے اور بنیاد اس فرقہ کی عبد الوہاب نجدی سے شروع ہوئی ہے
تخمیناً کچھہ اوپر سو برس کا عرصہ ہوا کہ شیخ عبد الوہاب نے سلطان سے باغی ہوکر مکہ معظمہ و مدینہ
مطہرہ پر بہی قبضہ کرلیا اور اکثر علماء اسلام کو قتل کروا ڈالا آخرش لشکر ظفر پیکر سلطانی نے
سنہ ۱۲۳۶ ہجری مین فتح پاکر اون کے شہرون کو برباد اور تاراج کیا یہ سب رد المحتار معروف
بشامی شرح در مختار مین مذکور ہے اب تک یہ حال ہے کہ جس شخص مین کوئی علامت وہابیت
کی حکام حرمین شریفین پاتے ہین فوراً اوسکو گرفتار کر لیتے ہین مولوی نذیر حسین مذکور
جب حج کو گئے اسی وجہ سے حکام حرمین نے اونکو قید کر دیا آخرش بذریعہ سفارش و منت
تائب ہوکر رہا ہوئے چونکہ اس ملک کے وہابی یعنے جو غیر مقلد اور کبہی موحد اور گاہی
محمدی اور اہلحدیث کے نام سے اپنے آپکو نامزد کرتے ہین مولوی نذیر حسین کے مقلد
اور تابعدار ہین پس انکو نیچری کے جو ہم سبق انکا ہے ضرور بالضرور مدد کرنی پڑی ۔
اور عقاید اسکے بالکل شریعت کے برخلاف ہین اوسنے اپنی تفسیر مین روزہ رمضان و حج
بیت اللہ کی فرضیت سے انکار ظاہر کیا اور وجود ملائکہ حضرت صانع صاحب وحی جبرئیل

مستند او نہی یادینادی امور مین ٹہرانا ہرگز ہرگز درست نہین جو فتوی نیچریون نے علماء کو
دہوکا دیکر یا خود طیار کرکے نیشنل کانگرس کا حرام یا کفر ہونا اون سے ثابت کرتے ہین انہین پر
عاید ہوتے ہین کیونکہ نیچریون کی ایسوسی ایشن مین بڑے بڑے متعصب ہندو مثل راجہ
بنارس جو کہ ال دشمن اہل اسلام کا ہے ۔ داخل ہین پس اگر نیشنل کانگرس
بسبب شمولیت ہنود کے بالفرض ممنوع قرار دیجاے تو جماعت نیچری کے جو ہنود متعصبین
اور مرتدین وغیرہ سے فراہم کیجاتی ہے بطریق اولی اوسکا اور انجام اوسکا منفر اسلام سمجہکر
کفر قرار دینا بحکم المرء یوصف باقرانہ ضرور پڑا ۔ پس اے جاہلو دیدہ و دانستہ اپنے آپکو
امر ضلالت مین نہ ڈالو اور اپنے اسلام کو ہاتہ سے نہ دو قال اللہ تعالی ۔ تعاونوا
علی البر والتقوی ولا تعاونوا علی الاثم والعدوان خداتعالی فرماتا ہے مدد
کرو اوپر نیکی اور پرہیزگاری کے اور نہ مدد کرو اوپر گناہ اور ظلم کے وما علینا الا البلاغ
آخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین والصلوۃ والسلام علی رسولہ محمد و
آلہ واصحابہ واتباعہ اجمعین ۔ خادم الطلباء محمد عفی عنہ
لودہیانوی ۔

یہ خلاصہ اوس تقریر کا ہے جو بیچ روز جمعہ روبرو تخمیناً الکیز ار آدمی جن مین وکلاے ضلع
بہی موجود تہے علی محمد شوقمن بنی کے سوالات کے جواب مین بیان کیا تہا مولوی محمد صاحب
مخدوم مفتی لودہیانہ نے میری تقریر کو لباس فاخرہ پہنا کر بسیتفتا تحریر فرمایا جزاہ اللہ
عنی وعن سائر المسلمین خیر الجزاء فی دار الفناء ودار البقاء وهو خیر
المحسنین صلی اللہ علی خیر خلقہ محمد وآلہ اجمعین عبدالعزیز عفی عنہ لودہیانوی
کل جو صحیح طور پر مولوی صاحب موصوف نے تحریر فرمایا ہو وہین اور تحریرات سید احمد خان سے صاف
ظاہر ہے کہ منکر کتب سماویہ کا صحیح طور پر ہے اوسکا فرد مرتد ہونے مین کچہ شبہ نہین ۔
قال اللہ تعالی ان الذین آمنوا ثم کفروا ثم آمنوا ثم کفروا ثم ازدادوا کفرا لم یکن اللہ

لیغفر لهم ولا لیهدیهم سبیلا یعنی اور ہم عقیدہ ماسکا دونون کا قرار و مرتد
ہین اور اونکا کوئی عمل مقبول نہین ۔ قال اللہ تعالی ۔ ومن یکفر بالایمان فقد حبط
عملہ وهو فی الآخرة من الخاسرین ۔ جمیع انجمن ہاے اہل اسلام پر لازم ہے کہ سید نیچری
کے کلمات و اخبارات کا معاملات دینی و دنیاوی مین ہرگز اعتبار نہ کرین قال اللہ تعالی
لن یجعل اللہ للکافرین علی المؤمنین سبیلا در مختار مین لکہا ہے کہ جبکہ فتوی
ملک عرب و عجم خصوصاً حرمین شریفین مین جاری ہے ویبطل من المرتد اتفاقاً ما یعتمد
الملة وهی خمس النکاح والذبیحة والصید والشهادة والارث اس کے بجز تیال
مین ایک اور امر ضروری ہے اگرچہ متعلق فتوی کے نہین ہے وہ یہ ہے چونکہ خداتعالی
کے فضل اور کرم سے سرکار دولتمدار ہمارے دینی امور مین حارج نہین اس امر کا شکریہ
ادا کرکے حاکم وقت سے اس امر کی التجا کرنی چاہیے کہ ایک ایک قاضی ومفتی شہر و مین
اور ایک ایک نائب اون کا قصبات مین مقرر کیے جاوین اور جمیع متعلقات دیوانی اہل اسلام
کے سپرد اونکی کیے جاوین یا سید قومی کرتا ہون کہ اگر نیشنل کانگرس بہی اس امر پر اتفاق کرینگے
کیونکہ اون کو فوائد عام خلایق کے مد نظر مین اور قانون مجریہ حال کے یہ امر مخالف نہین ہے
صلی اللہ علیہ خیر خلقہ محمد وآلہ واصحابہ اجمعین الراقم عبداللہ لودہیانوی عفی عنہ

جواب
اگر ہنود و مسلمان باہم شرکت بیع و شراء و تجارت مین کرلیوین اس طرح مین کہ کوئی نقصان دین
مین یا خلاف شرع معاملہ کرنا اور سود اور بیع فاسد کا قصہ پیش نہ آوے جائز ہے اور مباح
ہے مگر سید احمد سے تعلق رکہنا نہین چاہیے اگرچہ وہ خیرخواہی قوم کا نام لیتا ہے یا واقع مین
خیرخواہ ہو مگر اوسکی شرکت مآل کار اسلام و مسلمان کو سم قاتل ہے ایسا سمجہا جاتا ہے
کہ آدمی ہرگز نہین بچتا پس اوسکے شریک مت ہونا اور ہنود سے شرکت معاملہ کرلینا اور
اگر ہنود کی شرکت سے اور معاملہ سے بہی کوئی خلاف شرع امر لازم آتا ہو یا مسلمانون کی ذلت یا
اہانت یا ترقی ہنود ہوتی ہو وہ کام بہی حرام ہے جیسا کہ اوپر لکہا گیا اور اسی طرح پر

فقط بندہ رشید احمد گنگوہی عفی عنہ — نیچری لوگ شریعت کی رو سے
مرتد ہیں معاملہ دنیاوی اون کے ساتھ کرنا شرعا مسلمانون کو حرام ہے مدد کرنی اونکی
کسی امر میں ہرگز جائز نہیں بلکہ مددگار اون کا بھی اون میں شرعا گنا جاتا ہے قال اللہ
تعالی ومن یتولہم منکم فانہ منہم یعنی جو کوئی محبت کریگا تم میں سے ساتھ اونکے
پس تحقیق وہ اونہیں میں سے ہے اور ہنود سے معاملہ دنیاوی کرنا بشرط حفاظت اپنے
دین کے منع نہیں فقط اسمعیل عفی عنہ لودہیانوی — لاشک فی صحۃ الاجوبۃ
عبد الواحد لودہیانوی — یہ سب تحریر میری نظر سے گذری اسمیں کچھ شک وشبہ نہیں
کہ نیچریون سے ارتباط واختلاط موجب مضرت دین ہے اور ہنود سے معاملہ بیع و
شرا یا اور معاملہ دنیا کا کرنا بشرط عدم نقصان دین موافق جواب مذکور کے جائز
ہے فقط ناصر الاسلام محمد شفیع ناصر رامپوری — یہ تمام تحریر جناب مولوی
صاحبان کی بموجب شریعت احمدی نہایت مدلل ہے نظام الدین عفی عنہ لودہیانوی
حسب الفہم جوابات کو دریافت کیا بہت صحیح اور عمدہ موافق قرآن اور حدیث کے
پائے الراقم بندہ رکن الدین عفی عنہ سکنہ لودہیانہ — جمل اجوبہ کو
بخوبی نظر غور سے دیکھا صحیح پایا — الراقم بندہ محمد اسحاق لودہیانوی —

مواہیر انبالہ

الجواب صحیح عبد القادر عفی عنہ — جو جواب سوالات مذکورہ کے دئیے گئے ہیں
صحیح اور درست ہیں بندہ توکل شاہ — جوابات مذکورہ صحیح ہیں کچھ شک وشبہ نہیں
بندہ عبد الرحیم خان امام مسجد میان توکل شاہ — ہنود ون کا شمول معاملات میں
بشرط عدم نقصان دین و ترقی مخالفین دین جائز ہے بندہ ظہور الدین
مدرس گورنمنٹ سکول شاگرد جناب مولوی فیض الحسن صاحب سہارنپوری

سہارنپور

ہنود کے ساتھ جب تک کہ ہمارے مذہب کے کوئی امر خلاف نہو معاملہ کرنا درست ہے احادیث
اور آثار صحابہ سے یہ امر ثابت ہے اور جو فرقہ جدیدہ کہ اس زمانہ میں نکلا ہے جسکو نیچری کہتے ہیں
اون کے ساتھ تعامل کرنا ہرگز درست نہیں ہے — واللہ اعلم بالصواب کتبہ الراجی عفو ربہ
پیر محمد سہارنپوری عفی عنہ | صدقہ شکر کرمن پیر محمد وارم | معاملہ اہل ہنود سے
بشرط عدم نقصان دین جائز ہے اور اہل علم پر واضح ہے کہ جو شخص نصوص قرآنی کا
منکر ہے وہ کافر ہے اور سید احمد خان کا حال ظاہر ہے کہ اوس نے کسقدر قواعد اسلام کو
اپنے خیال باطل سے خراب کیا ہے مبلغ علم اوسکا جہان تک پہنچا ہے کہ قرآن مجید میں
بھی اصلاح دیتا ہے لہذا ایسے شخص سے ہرگز معاملہ اور تعلق محبت بیجا ہے وہ عوام
میں عالم ہے اہل علم کے نزدیک نادان شخص ہے احمد علی عفی عنہ — مدرس مدرسہ اسلامیہ
سہارنپور — الجواب صحیح ثابت علی عفی عنہ — مدرس مدرسہ اسلامیہ خان پور —
بیشک فرقہ نیچریہ مصداق اس حدیث شریف کے ہے قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم
یکون فی آخر الزمان دجالون کذابون یاتونکم من الاحادیث بما لم
تسمعوا انتم ولا آباؤکم فایاکم وایاہم لا یضلونکم ولا یفتنونکم
رواہ مسلم فرمایا رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پیدا ہونگے آخر زمانہ میں
دجال اور کذاب کہ تمکو جھوٹی احادیث اور احکام فاسدہ اور عقاید باطلہ سناوینگے کہ
جنکو تم نے کبھی اور نہ تمہارے سلف صالحین نے سنا ہو پس پرہیز کرو تم اون سے
تاکہ گمراہ کریں اور فتنہ میں ڈالیں تمکو — پس اہل اسلام کو لازم ہے کہ اس فرقہ والون
کے ساتھ دوستی اور ارتباط و اختلاط اور اون کی تعظیم و توقیر کرنے سے بہت پرہیز
کریں ورنہ بموجب مضمون اس حدیث شریف کے گناہ کبیرہ میں مبتلا اور دین کے خراب
کرنے والون میں شامل ہونگے قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
من وقر صاحب بدعۃ فقد اعان علی ہدم الاسلام — رواہ البیہقی — حررہ

ابوالحسن عفی عنہ مہتمم جامع مسجد سہارنپور ۔ جو شخص کہ اصول شرائع و
نصوص قطعیہ کا منکر ہو اوس کے کفر میں شک نہیں کما ورد فی حدیث
ما آمن بالقرآن من استحل محارمہ رواہ الترمذی اور اختلاط
اوس مجالس کا کہ جس میں دین کا حرج ہو ممنوع ہے بقولہ عز وجل لا تعاونوا علی
الاثم والعدوان واللہ اعلم محمد امیر باز خان امام جامع مسجد سہارنپور ۔
قاضی فضل الرحمان شہر سہارن پور ۔ بشرط عدم نقصان دین معاملہ اہل
ہنود سے جائز ہے ۔ اور علی ہذا القیاس کانگرس میں کوئی امر مخالف دین و اسلام نہو تو
شریک ہونا جائز ورنہ معصیت سے خالی نہیں ہے اور نیچری لوگ بیشک بدخواہ
اسلام ہیں اون سے اجتناب اور پرہیز کرنا ضروری ہے ورنہ انجام کار ایسے شخصوں
کی صحبت کا ضرر دین محمدی ہے بحسب حدیث من وقر صاحب بدعۃ فقد
اعان علی ھدم الاسلام عمر دراز عفی عنہ مدرس مدرسہ دار العلوم شہر سہارنپور
معاملت اہل ہنود سے اور کانگریس والوں سے بشرط عدم نقصان دین کے درست اور
جائز ہے اور جو شخص منکر کسی آیت قرآنی کا ہے جیسے نیچری لوگ ملائکہ اور خوارق اور
آسمان اور دیگر شعائر کے منکر ہیں تو ان لوگوں کو علماء دین نے کفر کا فتویٰ دیا ہے ۔
قمر الدین عفی عنہ امام جامع مسجد سہارنپور و مدرس مدرسہ اسلامیہ ۔ اللھم اھدنا
الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیھم غیر المغضوب علیھم
ولا الضالین آمین ہنود اور مسلمان اگر کسی امر دنیاوی میں بشرطیکہ ناواقع ہونے
خلاف شرع کی شرکت اور باہمی معاملہ اختیار کریں تو مباح ہے چنانچہ سلف سے ابتک
اس قسم کا معاملہ بھی چلا آیا ہے مگر فرقہ نیچریہ سے جنکے عقائد باطلہ حسب ذیل مشہور ہیں
اختلاط نہ چاہیے مثلاً وجود آسمان اور ملائکہ اور شیطان اور جنت و نار کا انکار ہے اور
لکھتے ہیں کہ اکثر عالموں نے قرآن شریف کے اندر غلط فہمی کی ہے اور کتب احادیث میں

میں کوئی حدیث قابل یقین کے نہیں ہے یہ کتابیں مثل قصہ الف لیلہ کے ہیں محض
ایک خواب ہے ۔ دیکھو چار رکن اسلام کی نماز روزہ حج زکوٰۃ کو یہ فرقہ ضالہ لائق
اعتبار کے نہیں سمجھا حالانکہ ان ارکان کی فرضیت اور قطعیت سے تمام قرآن مجید اور
کتب احادیث مملو اور پر ہیں اور ہر ایک خاص و عام کو اظہر من الشمس ہے لہذا اس
فرقہ محدثہ سے پرہیز کرنا اور اونکی مجالس ضالہ میں شریک نہ ہونا ہر ایک مسلمان پر فرض اور
واجب عین ہے کیونکہ لفظ نیچر کے معنی خواہش قلبی اور خود طلبی کے ہیں یعنی جس
چیز پر جی جھکے اوسکے کرنے میں مذہب کے مرغوب کو حلال جانے گو حرام ہو اور معیوب
کو حرام جانے گو حلال ہو اسلئے جو جی چاہتا ہے وہ کرتے ہیں شرع کا اون کو خیال
نہیں غیر مشروع سے اونکو کچھ باک نہیں صرف مطلب براری سے کام ہے اور جو شخص
اس قسم کا عقیدہ رکھتا ہے خواہ وہ سید ہو خواہ شیخ یا مغل یا پٹھان بیشک وہ کافر
مطلق ہے واللہ تعالیٰ اعلم وعلمہ احکم کتبہ الراجی رحمۃ ربہ عنایت الٰہی ۔
سہارنپوری عفا اللہ الجلی والخفی مدرس مدرسہ شہر سہارنپور ۔ ہنود سے معاملہ کرنے میں
حکم شرعی یہ ہے کہ بشرط عدم مخالفت و مضرت دینی جائز ہے علی ہذا القیاس فرقہ نیچریہ
کے بارہ میں جو کہ منکر نصوص قرآنی و احادیث نبوی و ما اجماع امت ہے جو کچھ علمائے
معتبرین نے ارشاد فرمایا ہے وہ امر حق موافق کتاب و سنت ہے واللہ اعلم بالصواب
بندہ محمود حسن عفی عنہ مدرس مدرسہ اسلامیہ دیوبند ۔ الاجوبۃ کلہا صحیحۃ ۔ احمد حسن
عفی عنہ مدرس مدرسہ اسلامیہ دیوبند ۔ ہذہ الاجوبۃ صحیحۃ بلاشک و ریب محمد حسن
عفا اللہ عنہ مدرس مدرسہ اسلامیہ دیوبند ۔ الاجوبۃ المذکورۃ صحیحۃ عبداللہ خان
مدرس مدرسہ اسلامیہ دیوبند معاملات خلاف مذہب میں کفار سے معاملہ کرنا جائز نہیں
نیچریوں سے اختلاط بہ نسبت کفار زیادہ مضر ہے کیونکہ کفار کو تعصب نہیں ہے اور
یہ فرقہ بسبب تعصب زیادہ تخریب کرتا ہے اون کے اختلاط سے اجتناب چاہیے

محمد شفقت علی مدرس مدرسہ اسلامیہ دیوبند۔ واقعی ہنود سے معاملہ کرنا بشرط
عدم مضرت دین جائز اور درست ہے مگر اس فرقہ نیچری جو کہ اپنے آپکو تابع سید احمد خان
بتلاتے ہیں ہرگز ہرگز کوئی معاملہ ان سے جائز نہیں بوجہ دعوی اسلام ان کے دھوکا میں
کوئی مسلمان ہرگز نہ آوے سید احمد خان کے کفر کی بابت علماء گزشتہ نے پہلے ہی تحریر
فرمایا ہے اور اب بھی جو کچھ علماء مذکورہ نے تحریر فرمایا موافق قواعد شرع درست ہے
اور یہ شخص کافر ہے اسکے کفر میں کوئی شک و شبہہ نہیں۔ بندہ احمد حسن ولد
مولوی محمد قاسم مدرس مدرسہ عربی دیوبند۔ الجوابات المذکورۃ کلہا صحیحۃ۔ محمد
فضل عظیم خطیب دیوبند۔ معاملہ کرنا ہنود سے بشرط عدم نقصان دین
جائز ہے اور اختلاط و ارتباط فرقہ نیچریوں سے ممنوع ہے اسلئے کہ یہ مخرب دین ہیں
اور علماء نے اس فرقہ کی نسبت جو کچھ لکھا ہے صحیح اور درست ہے۔ محمد مراد
عفا اللہ عنہ مدرس مدرسہ اسلامیہ مظفر نگر۔

مواہیر دہلی

للہ در من اجاب بغایۃ التوضیح والصواب الفقیر محمد حسین واعظ دہلی۔ الجواب صحیح شاہ عالم
الجواب صحیح والمجیب مصیب حبیب احمد۔ الجواب صحیح گل محمد۔ الجوابات المذکورۃ صحیحۃ محمد قاسم۔
الاجوبۃ کلہا صحیحۃ امام الدین۔ نیچرل کی مجلس میں شریک ہونا بشرط عدم نقصان دین جائز ہے
حافظ عبد اللہ ولد مولوی نور محمد۔ مواہیر پاک پٹن وگرد و نواح آں۔ المجیب مصیب
حررہ خادم الطلبا محمد سرفراز۔ المجیب مصیب حررہ خادم الفقرا غلام قادر۔ خاکسار فقیر
شاہ سوار چشتی۔ خادم الفقراء والعلماء فقیر محمد عظیم جو کچھ اسمیں ذکر ہے سب حق ہے عبد الحکیم الجواب
المجیب حقی افاضل العلام مقبول الخواص والعوام مولانا وبالفضل اولانا مولوی محمد سلمہ عبد الصمد [illegible]
المقبول [illegible]۔ الراقم محمد اسمعیل ساکن جوڑا کلاں متصل قصور۔ مواہیر فیروزپور و نواح او
خادم العلما عبد الکریم۔ اسمیں کچھ شک نہیں کہ نیچریوں کے ساتھ ارتباط پیدا کرنا سم قاتل [illegible]

عفی عنہ سکنہ چیلاونی [illegible] خادم العلماء فقیر جمال الدین سکنہ موضع امیر [illegible] جوابات ان سوالات کے نہایت صحیح [illegible]
عفا اللہ۔ خادم العلماء والفقراء راجی الی رحمۃ اللہ ہدایت اللہ۔ جوابات صحیح ہیں فقیر سراج الدین [illegible]
جواب صحیح ہیں سید احمد کو مقتدیٰ جاننا تصور کرنا چاہئے اور ایسی مردود سے احتراز لازم ہے محمد حسین عفی عنہ۔
الجواب صحیح والمجیب مصیب فقیر العباد عبد الرحیم عفی اللہ۔ المجیب مصیب عند اللہ صحیب حررہ ابو النجیب
محمد صدیق الجواب صحیح غلام محی الدین۔ مہر مدینہ منورہ الاجوبۃ کلہا صحیحۃ والذی
یقول عیسیٰ ہو ابن یوسف النجار فہو مرتد قال فی الاشباہ المرتد اقبح کفرا من الکافر
الاصلی لانہ شاہد حسن الاسلام انتہی۔ انا الاقل الحاج علی بن الحاج یوسف خادم روضۃ
النبی صلی اللہ علیہ۔ مہر بغداد شریف قال ابو عبد اللہ البلخی لا تقبل توبۃ المرتد [illegible]
ارتد مرارا انتہی۔ مافی الحموی ملخصا انا الاقل طاہر افندی البغدادی خادم روضۃ
عبد القادر جیلانی رضی اللہ عنہ۔ باسمہ سبحانہ کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس
مسئلہ میں کہ مولوی عبد العزیز صاحب نے کسی شخص کے جواب میں یوں فرمایا کہ ہنود سے معاملہ کرنا بشرط عدم نقصان
دین جائز ہے اور جو جماعت ہنود اور مسلمانوں کی [illegible] کو قائم ہوئی ہے بشرط عدم نقصان
دین اسمیں شامل ہونا درست ہے اور نیچر کی جماعت میں جو نیچری ہیں اور سید احمد نے قائم کی ہے
اسمیں شامل ہونا ہرگز درست نہیں کیونکہ یہ شخص بد مذہب لوگوں سے تعلق رکھتا اور اونکی تعظیم کرنا ہرگز درست
نہیں آیا یہ جواب مولوی صاحب موصوف کا شرعاً درست ہے یا نہیں غیر مقلدین اور بعض شاگرد مولوی صاحب
موصوف کے بسبب کینہ دیرینہ اس جواب کو کفر قرار دیتے ہیں حق پر ہیں یا نہیں۔ جواب اللہم ارنا
الحق حقا والباطل باطلا جواب مولوی صاحب کا مطابق شرع کے ہے مخالفین کا قول باطل مردود ہے کیونکہ معاملہ
کرنا کفار سے شرعاً درست ہے بلکہ خدا تعالیٰ نے نکاح کتابیہ کا جو مقتضی کمال یگانگت کو ہے جائز قرار دیا ہے
قال اللہ تعالیٰ والمحصنات من الذین اوتوا الکتاب اور جوابات سوالات و [illegible]
ہیں وہ اہل اظہار اور [illegible] قال اللہ تعالیٰ لا ینہاکم اللہ عن الذین لم یقاتلوکم فی الدین
ولم یخرجوکم من دیارکم ان تبروہم وتقسطوا الیہم ان اللہ